REGD NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۱۴ فتح ۱۳۳۷ ھش ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور انتظامات سے متعلق احباب جماعت کو ضروری ہدایات دیں۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو غیر معمولی طور پر کام میں مصروف رہنا پڑے گا۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور تضرع و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو طاقت و ہمت عطا فرمائے تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

پاکستان کے نامور سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا نیا اعزاز

کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے آپ کی گراں قدر خدمات کا ایک اور اعتراف

آپ کی خدمت میں یونیورسٹی کے مشہور عالم انعام "ہاپکنس پرائز" کی پیشکش

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ پاکستان کے نامور سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب صدر شعبہ ریاضیات لنڈن یونیورسٹی (جو محترم جناب محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جھنگ کے بڑے صاحبزادے اور احمدیت کے ایک مایہ ناز فرزند ہیں) کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے ایک نیا اعزاز ملا ہے۔ یونیورسٹی نے دنیائے سائنس میں آپ کی گراں قدر خدمات اور مایۂ ناز تحقیقات کی بناء پر آپ کو مشہور عالم انعام "ہاپکنس پرائز" کا مستحق گردانا ہے۔ اس انعام کے حاصل کرنے والوں میں سر جی جی سٹوکس۔ پروفیسر سی ایف پاول اور سر جان کوکرافٹ جیسے نامور سائنسدان شامل ہیں۔ آپ کی خدمت میں اس نئے انعام کی پیشکش پر روزنامہ ڈان نے اپنی ۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں اپنے نامہ نگار خصوصی مقیم لنڈن جناب نسیم احمد کی ارسال کردہ حسب ذیل خبر شائع کی ہے:۔

"لنڈن ۸ دسمبر۔ جوہری توانائی کے نامور پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جو لنڈن یونیورسٹی میں شعبۂ ریاضیات کے صدر ہیں "ہاپکنس پرائز" کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ہاپکنس پرائز (Hopkins Prize) کیمبرج یونیورسٹی میں اول اول ۱۸۶۷ء میں شروع ہوا تھا۔ اور سب سے پہلے سر جی جی سٹوکس Sir G. G. Stokes جیسی نامور شخصیت کو یہ انعام ملا تھا۔ قریب زمانہ میں جن لوگوں کو اس انعام کا مستحق گردانا گیا ہے۔ ان میں پروفیسر سی ایف پاول (C.F. Powell) اور سر جان کاکرافٹ (Sir John Cockroft) شامل ہیں۔ ان میں سے مؤخر الذکر وہ نامور سائنسدان ہیں جنہیں برطانیہ میں وسیع پیمانے پر جوہری توانائی کی ترقی کا علمبردار تصور کیا جاتا ہے

یہ انعام کیمبرج یونیورسٹی کی فلاسفیکل سوسائٹی ریاضیات کی تجرباتی سائنس یا ریاضیاتی طبیعات کے میدان میں بہترین سرگزشت پیش کرنے یا کوئی نئی دریافت یا ایجاد کرنے کی بناء پر ہر تین سال کے بعد دیا جاتا ہے

"پروفیسر سلام سب سے چھوٹی عمر کے وہ نامور پروفیسر ہیں۔ کہ جنہیں برطانوی یونیورسٹی کے کسی شعبہ علم میں صدارت کا منصب سنبھالنے کا اعزاز حاصل ہے۔ گزشتہ سال آپ کو سائنس کے میدان میں گراں قدر تحقیقات کی بناء پر عالمی پیمانے پر خراج تحسین و خراج عقیدت پیش کیا گیا تھا۔ آپ کی یہ گراں قدر تحقیق ہی تھی۔ کہ جو دو امریکی سائنسدانوں کو "نوبل پرائز" دلانے کا موجب بنی۔ نوبل پرائز حاصل کرنے والے ان دونوں سائنسدانوں نے اپنے مقالہ میں پروفیسر سلام کے کارہائے نمایاں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی بہت تعریف کی تھی

"کچھ عرصہ پروفیسر سلام "پاکستان اٹامک انرجی کمیشن" کے مشیر بھی رہے لیکن دو سال قبل جب آپ کو لنڈن یونیورسٹی میں شعبہ ریاضیات کی مسند صدارت پیش کی گئی۔ تو آپ کو اس عہدے سے سبکدوش ہونا پڑا۔ اب آپ کو جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں سائنسی علوم پر لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا گیا ہے

"یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ پروفیسر سلام جیسے نامور پاکستانی سائنسدان کو جنہیں صدر پاکستان کا سائنسی ایوارڈ پیش کیا گیا تھا۔ اطراف و جوانب عالم میں تو لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے اپنے ملک میں انہیں اس غرض کے پیش نظر کبھی مدعو نہیں کیا گیا۔ آئندہ ماہ کراچی میں جو سائنس کانگرس

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۸ء

پردہ

صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء سچی باتیں کے کالم سے ذیل کا ادارتی نوٹ نقل کیا جاتا ہے۔

"وزیر اعظم نہرو کی تقریر اندور میں ۴ نومبر کو (بحوالہ قومی آواز)،

"عورت کو پردہ میں دیکھ کر میرا خون کھول جاتا ہے۔ میں پردہ کو پنجرہ تصور کرتا ہوں، اور جب میں اپنی کسی بہن کو پنجرے میں بند دیکھتا ہوں۔ تو میرا خون کھول جاتا ہے۔ پردہ میں رہنے کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ عورتیں ملکی تعمیر میں حصہ نہ لیں"

آپ نے سن لیا کہ آپ کے وزیر اعظم کا خون کس پر کھولتا ہے۔ فلمی بیواؤں پر نہیں، تھیٹر والیوں پر نہیں۔ گا بجا کر ناچ تھرک کر ہزارہا مردوں کے سامنے بے محابا اپنے نیم عریاں جسم کی نمائش کرنے والیوں پر نہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر کی تو عزت افزائی ہی طرح طرح پر ہوتی رہتی ہے۔ یہ خون ان افسانہ طراز اخبار نویسوں پر نہیں کھولتا۔ جو برابر ان کی ہندوستانی تقریروں کو "ہندی" تقریریں لکھ کر چھاپتے رہتے ہیں۔ ان کا خون کھولتا ہے، تو ان بے چاریوں پر جو اپنی عفت و ناموس کی خاطر اب تک حجاب و نقاب کی پابند ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم اپنی ذات سے جیسے شریف انسان ہیں۔ اور جس بڑی حد تک مسلمانوں کے حق میں انصاف اور ہمدردی کرنے والے۔ اس کے بعد ان پر کسی حد تک بھی نکتہ چینی قدرتاً قلم پر شاق گزرتی ہے۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلامی قدروں کے تحفظ کا جذبہ ہر دوسری مصلحت پر مقدم ہے"

(صدق جدید لکھنؤ ۵ دسمبر)

یہ معلوم ہے کہ ایسی بات کہنے میں پنڈت نہرو منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ نئی تہذیب کی طرف سے اسلام کی جن باتوں کے متعلق نوک انگشتی کی جاتی ہے۔ ان میں شاید پردہ اول نمبر پر ہے۔ اور غیر مسلم ہی نہیں بلکہ بہت سے مسلمان بھی نہ صرف زبانی بلکہ عملاً پردے کے خلاف ہیں۔ اور بہت سے مسلمانوں خاص کر اونچے طبقے کے مسلمانوں نے تو اسکو خیرباد ہی کہہ دیا ہے۔

ہم مدیر محترم سے اس بات میں متفق ہیں کہ ایک ایسے ملک کے وزیر اعظم کو جس میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد بستی ہے اسلامی قدروں کے متعلق اس انداز سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ بطور ایک فرد کے پنڈت نہرو کو گو اپنے خیالات ظاہر کرنے کا حق ہے۔ لیکن آپ کو وہ تحقیر آمیز لہجہ اختیار کرنا نہیں چاہیئے تھا۔ جو آپ نے کیا ہے۔ اس کے باوجود ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ غیر مسلموں اور بعض اونچے خیال کے مسلمانوں کو پردہ پر کیوں اعتراض ہے۔

ہمیں اس کے لئے زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خود پنڈت نہرو ہی کے الفاظ میں ایک وجہ تو یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ مخالفین پردہ اسکو ملکی ترقی میں حائل سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ پردے کی وجہ سے ملک کی آبادی کا نصف حصہ بے کار ہو جاتا ہے۔ اور ملکی ترقی کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتا اور پھر ملکی ترقی کا تجزیہ کیا جائے۔ تو اس میں بھی اقتصادی پہلو غالب نظر آتا ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش کام کریں۔ تو ملک کی پیداوار دوگنی ہو سکتی ہے۔

اول تو پردے کے مخالفین کا یہ خیال غلط ہے۔ کہ پردہ میں رہ کر مستورات ملکی پیداوار کے بڑھانے میں حصہ نہیں لے سکتیں اور ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ دوسرے یہ لوگ اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ جنسی ساخت کے لحاظ سے مرد اور عورت میں جو فرق ہے۔ وہ دونوں میں تقسیم کار بھی کرتا ہے۔ اور اس تقسیم میں جو حصہ عورت کے ذمہ ہے۔ اس میں پردہ قطعاً حائل نہیں ہو سکتا۔ گھر بار کو سنبھالنا آخر کوئی ایسا معمولی کام نہیں جس کا ملکی ترقی کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔

کہا جا سکتا ہے کہ یہ درست ہے۔ مگر عورت کے مخصوص فرائض کی ادائیگی تو رہی ایک طرف آخر پردہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ تو اس کا جواب وہ بڑھتی ہوئی بد اخلاقی ہے۔ جس کی آج تمام دنیا نالاں نظر آتی ہے۔ کیا جو آزادی آج مشرق و مغرب میں نظر آ رہی ہے اور اس کے جو نتائج بد اخلاقیوں خاندان کی تباہیوں کی صورت میں نکل رہے ہیں۔ وہ ہماری آنکھیں کھول لینے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

پھر سوال تو یہ ہے۔ کہ جب سے عورتوں کی آزادی کا سوال پیدا ہوا ہے اور جب سے وہ ہر کام میں حصہ لینے لگی ہیں۔ اس وقت سے آج تک دنیا نے صرف اس وجہ کیا خاص ترقیاں حاصل کی ہیں۔ ان ترقیوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ اور اس وقت سے آج تک انسان نے جو اخلاقی اقدار میں کھو دیا ہے۔ اس کو دوسرے پلڑے میں رکھ کر دیکھا جائے۔ اور معلوم کیا جائے کہ آیا دنیا نے بحیثیت مجموعی فائدہ اٹھایا ہے۔ یا نقصان۔

اگر مہذب ممالک کی موجودہ اعداد و شمار پر مبنی رپورٹوں کو دیکھا جائے۔ جو آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ تو ایک معمولی عقل کا انسان بھی یہ دیکھ سکتا ہے۔ کہ عورتوں کی آزادی سے جو کسی ملک کو اقتصادی فائدہ ہوا ہے۔ اس کی اس نقصان سے کوئی نسبت نہیں۔ جو اخلاقی اقدار کی تباہی سے دنیا کو پہونچا ہے۔ اور جس کی بنیادی وجہ عورتوں اور مردوں کا بلا روک ٹوک میل جول ہی ثابت ہوگا۔ جو بے پردگی کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتوں کو علوم و فنون کی تحصیل سے محروم رہنا چاہیئے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ بعض عورتوں نے مردوں سے بھی بڑھ کر ایسے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ جو قوموں کی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ اس میں پردہ کسی طرح سے حائل ہو سکتا ہے۔ خود مسلمانوں کی ترقی کا زمانہ اس بات کا شاہد ہے کہ پردے کے باوجود مسلمان عورتیں عظیم خدمات بجا لاتی رہی ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مشرقی اقوام کی پسماندگی کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہاں عورتوں کو پردے کی وجہ سے بے کار رکھا گیا ہے سخت مغالطہ خوردہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ممالک میں عورتوں کی جہالت کا سبب خود ہماری پسماندگی ہے۔ پردے کا اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ باپردہ عورتیں تعلیم میں بے پردہ عورتوں سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ محنتی ہوتی ہیں اور اپنا وقت کلبوں اور آوارہ گردیوں میں ضائع کرنے کی بجائے حقیقی صحت مندانہ کام

ہمارا جلسہ سالانہ

(از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

یہ وہ اجتماع ہے جو کہ ہر سال احمدیہ جماعت کے مرکز میں ماہ دسمبر کے آخری ایام میں ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر مرکز میں حاضر ہونے اور اپنے پیارے امام کی زیارت کرنے اور آپ کے کلمات طیبات کے سننے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں روحیں تڑپتی ہیں۔ اور ایسی روحوں کے حامل احباب میں سے ہزاروں اس موقعہ پر بصد شوق حاضر ہوتے ہیں۔ بہت سے ان میں سے وہ ہوتے ہیں جو قلیل آمدنی کے ساتھ بسر اوقات کرتے ہیں۔ اور اس موقعہ کے لئے پیسہ پیسہ سال بھر میں جمع کر کے زاد راہ تیار کرتے ہیں۔ بہت سے ان میں ایسے ہوتے ہیں۔ جو دور دراز سے آتے ہیں۔ اور سردی کی شدت برداشت کرتے سفر کی کوفت سے چور ہوتے اور ایک بڑی رقم بطور کرایہ ادا کرتے اور دیگر مصارف برداشت کرتے ہوئے دیار محبوب میں پہنچتے ہیں۔ پھر بعض ان میں سے وہ ہوتے ہیں جن کا مسکن ریلوے سٹیشنوں سے تیس تیس۔ چالیس چالیس میل دور ہوتا ہے۔ اور وہ پیدل چل کر ریل پر سوار ہوتے ہیں۔ ان کے پاس باوجود سردی کے موسم کے بستر بھی ناکافی ہوتا ہے۔ بوڑھے اور کمزور بھی شامل ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حالانکہ ان کا بڑھاپا اور انکی کمزوری متقاضی ہوتی ہے۔ کہ ایسے سردی کے موسم میں سفر نہ کریں۔ پھر ایسے احباب بھی آتے ہیں۔ جن کو گھر میں ہر طرح کی آسائش حاصل ہوتی۔ وقت پر طبیعت کے مطابق کھانا ملتا ہے۔ اور سونے کے لئے مناسب اوڑھنا بچھونا ہوتا ہے مگر وہ اس آرام کو ترک کر کے مرکز میں آتے ہیں۔ اور لنگر کے غریبانہ کھانے کو سو نعمتوں سے بہتر سمجھ کر کھاتے ہیں۔ اور زمین پر کسیر کے فرش پر لیٹنے میں سو راحتیں محسوس کرتے ہیں۔

ابھی ان عاشقان دینی کو مرکز میں آئے چند لمحے نہیں گزرتے کہ ان کو بھوک و پیاس ستانے لگتی ہے۔ وہ بھوک و پیاس کیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ جس قدر جلد ہو سکے مسجد مبارک میں پہنچیں۔ اور اپنے مقدس امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ اور یوں اپنی روحانی بھوک دور کریں۔ وہ پیاس کیا ہے۔ وہ اپنی ترستی ہوئی آنکھوں کو اپنے پیارے امام کی زیارت کے پانی سے سیراب کرنا ہے۔ جب ان کی آنکھیں عقیدت بھری نگاہوں سے اپنے آقا کے پرنور چہرے کو دیکھ کر سیراب ہوتی ہیں۔ تو اس سیرابی کا ثبوت ان کی آنکھیں آنسوؤں کی صورت میں پیش کرتی ہیں۔ تب ان عاشقان زاد کی اس حالت کو دیکھ کر بہت سے ان احباب کی آنکھیں بھی ڈبڈبا آتی ہیں۔ جو حضور کے قرب میں مرکز میں ہی رہتے ہیں۔ اور اسطرح پیران عشق کی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت انکو سمجھ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حشر کا وعدہ دیا ہے۔ وہ برحق ہے اس نے نمونہ کے طور پر ایک حشر بپا کر کے دکھا دیا ہے۔ پہلے روحوں کو عشق بخشا۔ پھر اس کے ذریعہ جسم کو حرکت دلائی کہ وہ دیار محبوب میں جوں توں کر کے پہنچ جائیں۔ پھر اس نے ایک نورانی چہرے میں مقناطیسی قوت رکھ دی۔

اس کی روح نے تقاضا کیا کہ وہ اپنے روحانی بیٹوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے جمع کرے اور اپنے اندرونی عشق سے انکو محبت بھری آنکھ سے دیکھے اور ان کے لئے دعائیں کرے۔ اس وقت ایک عجیب منظر ہوتا ہے اگر روحانی بیٹے اپنے روحانی باپ کو دیکھنے کے لئے دور دراز سفر اختیار کر کے آتے ہیں۔ تو ان کا روحانی باپ بھی شدید محبت کے ساتھ انکو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ جو وجود رب العالمین کی گود میں ہے۔ جو ہر وقت روحانی قوت حاصل کر رہا ہے۔ وہی ہے۔ جو حشر بپا کرنے والا ہے۔ وہی ہے جو روحانی پرندوں کو اپنے گرد جمع کرتا ہے اور وہی ہے جو روحانی مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے استدعا کی کہ یا رب العالمین مجھے بتا تو سہی، تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اس سے مراد یہ تھی کہ مجھے بھی اس صفت سے متصف بنا ورنہ آپکو خدائی قدرت پر ایمان تو تھا ہی۔ اس التجا پر ابراہیم کے رب نے کہا "خذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزءً ثم ادعهن يأتينك سعيًا" (سورۃ بقرہ ع ۳۵)

یعنی تو چار پرندے یعنی چار ایسے روحانی آدمی منتخب کر جو روحانی قوت کے ساتھ صرف دوڑنے والے نہ ہوں بلکہ اڑ کر آنے کا خاصہ رکھتے ہوں پھر انکو اپنے پیروں کے سایہ میں رکھ کر اپنی محبت کے جذبہ سے بھرپور کر پھر بیشک ان میں سے ہر اک کو دور دراز پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی بٹھا کر اپنے سے دور کر دے پھر بھی تیری محبت کی کشش سے تیری طرف اڑتے ہوئے آجائیں گے۔ جب بھی تو چاہے گا کہ تیری طرف آئیں۔ اسی طرح قرآن کریم نے حشر بپا کرنے کے ذکر کو ایک لطیف رنگ میں سمجھایا ہے۔

فرماتا ہے:۔

"قالوا ءاذا ضللنا في الارض ءانا لفي خلق جديد ۵ بل هم بلقاء ربهم كافرون۔" (سجدہ ع ۱)

کافروں نے (یعنی جو اس ایمان سے بے نصیب تھے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد دوسرے جہان کی زندگی بھی ہے جس میں مومنوں کو اپنے پیارے مولا کا مزید قرب حاصل ہوگا۔) کہا کہ کیا جب ہم مر کھپ جائیں گے تو کیا پھر ہم جدید طور پر زندہ کئے جائیں گے۔ اس کا جواب رب العالمین کی طرف سے ملا کہ یہ لوگ چاہتے ہی نہیں کہ انکو اپنے رب کا لقاء حاصل ہو ان بدبختوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے تو دوسرے جہان کو اپنا دیدار دکھانے کے لئے بپا کرنا ہے۔ جس میں ان کا ہی سرتاپا فائدہ ہے۔

الغرض ہمارا یہ جلسہ احیاء موتےٰ کی غرض سے ہوتا ہے۔ یہ ہرگز دوسرے اجتماعوں کی طرح نہیں۔ جس کے ساتھ نفسوں کی آسائش کے سامان ہوتے ہیں۔ یہاں تو نفسوں کے گھٹنے اور مرنے اور پھر جی اٹھنے کا سامان ہوتا ہے۔

پس مبارک ہے وہ جو اپنے روحانی احیاء کے سامان پیدا کرتا ہے۔ جو مرکز میں آکر اپنے محبوب امام کی زیارت کرتا ہے اور اپنی حاضری سے ان کی خوشی کا موجب بنتا ہے۔ پھر اپنے رب محسن کا شکر گزار ہوتا ہے کہ اسے روحانی زندگی نصیب ہوئی پھر وہ اپنے اندر یہ جذبہ اور تڑپ پیدا کرتا ہے۔ کہ دوسروں کو بھی ایسی حقیقی زندگی دلانے کی کوشش کرے پھر عام خلق اللہ کی بھلائی میں لگ جاتا ہے۔ وللہ الحمد۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے دعا

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہم وغم دُور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کیساتھ انکو اٹھائے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر انکے بعد اُنکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کیساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

قرآن کریم کے دو لفظ اور زمانہ حال کی ایجادات

از محترم مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل

عربی زبان چونکہ الہامی زبان ہے۔ اس لئے اس میں دوسری زبانوں کے مقابلہ میں بعض ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ جو اسی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کے الفاظ اپنے معانی پر آپ دلالت کرتے ہیں۔ اور اس کے اسماء اپنے مسمیات کی وجہ تسمیہ پر خود روشنی ڈالتے ہیں۔ اور یہ خوبی وہ ہے جس کو قرآن کریم نے بھی "عربی مبین" کے الفاظ سے ظاہر فرمایا ہے۔ سو عربی زبان کی اسی خوبی کی بناء پر قرآن کریم کے دو لفظوں "رفرف" اور "ھدھد" کی حقیقت پیش خدمت ہے۔ لیکن ان الفاظ کی لغوی تحقیق سے پہلے دو باتوں کا سمجھنا ضروری ہے اول یہ کہ قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے جس قدر واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی حیثیت صرف تاریخی قصوں اور کہانیوں کی نہیں ہے اور نہ ہی وہ صرف ماضی کے واقعات ہیں۔ بلکہ وہ پیشگوئیاں ہیں۔ جن کا تعلق امت محمدیہ کے مستقبل کے ساتھ ہے۔ اور مستقبل کی ضرورت کے مطابق سابقہ انبیاء کے احوال کو الگ الگ مواقع پر بیان فرمایا گیا ہے اور دوم یہ کہ قرآن کریم میں جزاء و سزا ثواب و عقاب حشر و نشر اور جنت و جہنم کے متعلق جس قدر آیات آئی ہیں ان سب کا ایک ادنے نمونہ پہلے اس دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے تاکہ وہ نمونہ بعد الموت کے احوال کے لئے ایک زندہ گواہ کا کام دے سکے۔ اسی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا۔ کہ جنت کی انہار صرف اگلے جہان سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ دریائے نیل دریائے فرات اور دریائے سیحون بھی انہار جنت میں سے ہیں۔

ان دو حقیقتوں کی وضاحت کے بعد لفظ رفرف اور لفظ ہُدہُد کی حقیقت از روئے لغت پیش خدمت ہے۔ منجد میں لکھا ہے

رفرف الطائر بسط جناحیہ وحرکھما یعنی پرندہ جب پر پھیلا کر انہیں ہلائے تو عربی میں اس کیفیت کو رفرف الطائر کے الفاظ سے ادا کرتے ہیں گویا رفرف الطائر کے معنے ہیں پرندہ پھڑ پھڑایا اور رفرف الشیء صات یعنی اگر کوئی چیز آواز نکالے تو اسے بھی رَفْرَفَ کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ایسے ہی لکھا ہے الرفراف طائر یسمولہ ایضا خاطف ظلہ کہ رفراف ایک پرندے کا نام ہے۔ جس کا دوسرا نام "خاطف ظلہ" بھی ہے۔ یعنی اتنا تیز پرواز کہ گویا اپنے سایہ کو اچکنا چاہتا ہے۔

ایسے ہی لکھا ہے کہ الرفراف الظلیم لانہ یرف بجناحیہ ثم یعدو۔ یعنی شتر مرغ کو بھی رفراف کہتے کیونکہ وہ دونو پر مارتا ہوا دوڑتا ہے

پھر لکھا ہے کہ

الرفرف شبہ الطاق یجعل علیہا طرائف البیت

یعنی وہ تختے یا پڑچھتیاں جن پر گھر کا سامان رکھا جاتا ہے۔ ان کو بھی رفرف کہتے ہیں

پھر اقرب میں لکھا ہے کہ

ذات الرفیف سفن تنضد سفینتان او ثلاث للملک

یعنی ذات الرفیف سے مراد وہ شاہی کشتیاں یا جہاز ہیں جو دو منزلی یا سہ منزلی ہوتی ہیں۔

پھر اقرب اور منجد میں لکھا ہے الرفرف الفراش البسط والوسادۃ یعنی رفرف سے مراد وہ شاندار فرنیچر ہے جو لیٹنے کے لئے بچھونے اور تکئے اور مسند کا کام دے

اب ان تمام معنوں کے پیش نظر غور فرمایئے کہ قرآن کریم کے ان الفاظ میں کہ "متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان" یعنی یہ کہ امت محمدیہ کو ایسی رفرفیں عطا کی جائیں گی جن کا رنگ سبز ہوگا اور بناوٹ کے اعتبار سے محیر العقول ہوں گی اور صورت کے لحاظ سے نہایت حسین ہوں گی۔

کس حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر رفرف کے جملہ مفاہیم کو پیش نظر رکھا جائے تو رفرف سے مراد موجودہ زمانہ کی محیر العقول سواریاں معلوم ہوتی ہیں جو پھڑ پھڑاتی دوڑتی اور اڑتی ہیں۔ اور جن میں نہایت آرام دہ تکئے لگے ہوئے ہیں۔ اور صرف تکئے ہی نہیں اگر لیٹنا چاہیں تو نرم نرم بچھونے بھی موجود ہیں اور اگر ہم سامان رکھنا چاہیں تو تختے اور پڑچھتیاں موجود ہیں اور اگر شہروں کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا چاہیں تو دو منزلی لوکل بسیں موجود ہیں۔ اور اگر سمندری سفر کریں تو دو منزلے سہ منزلے جہاز موجود ہیں اور اگر فضائی سفر کرنا چاہیں تو "خاطف ظلہ" یعنی اپنے سایہ کو اچکنے والے تیز پرواز شتر مرغ یعنی ہوائی جہاز موجود ہیں سو یہ علیم و خبیر خدا ہی کی شان ہے کہ جس نے ایک رفرف کے لفظ میں تمام سواریوں کا نقشہ پیش فرمایا ہے

(۲) رفرف کے بعد دوسرا لفظ ہُدہُد ہے۔ یہ لفظ بھی اپنے اندر بڑی وسعت رکھتا ہے۔ لغت میں اَلْھَدْھَدُ کے معنے اصوات الجن کے لکھے ہیں (اقرب) یعنی ایسی آوازیں جو سنائی تو دیں لیکن بولنے والے نظر نہ آئیں۔ اسی بناء پر ہدہد پرندے کا نام ہُدہُد رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی عادت ہے کہ وہ درختوں کے پتوں میں بیٹھ کر اپنی چونچ کو لکڑی پر اس طرح مارتا رہتا ہے۔ جس طرح کہ ایک چکی کو ٹھنگورنے والا اپنی منقار سے چکی کے پاٹ کو ٹھنگورتا ہے۔ اسی لئے پنجاب کے بعض علاقوں میں ھدھد کو چکیرا کہتے ہیں اور بعض علاقوں میں ترکھان پکھی کہتے ہیں ایسے ہی ھدھد کے متعلق اقرب میں لکھا ہے کنیتہ ابوالاخبار یعنی ہدہد کی کنیت ابوالاخبار بھی ہے یعنی مخبر اور خبریں پہنچانے والا اور پھر لکھا ہے کہ عرب لوگ کسی شخص کی بصارت اور تیز نظری کی تعریف کرنا چاہیں تو اس کے متعلق کہتے ہیں کہ ابصر من ھدھد کہ وہ ھدھد سے بھی زیادہ تیز نگاہ ہے اور یہ بات عرب لوگ اس بناء پر کہتے کہ ہدہد کے متعلق ان کا خیال ہے کہ زمین اس کے لئے شیشہ کی طرح ہے اور وہ زمین کے نیچے سے پانی کو دیکھ لیتا ہے

لفظ ھدھد کے ان جملہ اوصاف کے پیش نظر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے مخالف کے ارادوں اور ان کی سازشوں سے آگاہ رہنے کے لئے ایک ایسا محکمہ قائم فرمایا ہوا تھا۔ جو نہایت تیز رفتاری سے آنجناب علیہ السلام کو دشمن کی خبریں خفیہ طور پر پہنچاتا رہتا تھا۔ اور یہ اطلاعات انہیں ایسے خفیہ انداز میں ملتی تھیں کہ خود آپ کے ساتھ کام کرنے والے لوگوں کو بھی معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ یہ اطلاعات کیونکر پہنچتی ہیں اسی بناء پر وہ سمجھتے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنّات کو مسخر کیا ہوا ہے اور وہ آپ کو خبریں پہنچاتے ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس محکمہ کو پوشیدہ رکھنے کے لئے یہاں تک احتیاط فرمائی ہوئی تھی کہ اس محکمہ کے افسر کا نام اپنی پرحکمت اور مناسب حال اصطلاح کے مطابق ھدھد رکھ چھوڑا تھا۔

لہٰذا حضرت سلیمان علیہ السلام کے طیر اور ھدھد سے مراد وہ شعبہ ہے جس کا کام پوشیدہ طور پر اپنا کام کرنا اور آپ تک اطلاعات بھجوانا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو قرآن شریف میں اس لئے ذکر فرمایا ہے تا یہ بتایا جائے کہ ایک وقت ایسا بھی آنیوالا ہے کہ اسلام اور خدام اسلام کی خدمت بجالانے کے لئے کچھ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ جو اصوات الجن کے مشابہ ہوں گے آوازیں سنی جائیں گی مگر بولنے والے نظر نہیں آئیں گے۔ کیونکہ بولنے والے دور ہوں گے۔ اور پھر ایسے آلات بھی پیدا ہو جائیں گے کہ دور بیٹھے بولنے والے بھی نظر آنے لگ جائیں گے ــــ سو . . . . یورپ کے موجدوں نے آج ٹیلیگرام۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو اور لاسلکی اور پھر ٹیلی ویژن جیسے آلات ایجاد کر دئے ہیں۔ بیشک آج یہ انہی کی ملکیت اور انہی کی ایجاد ہیں۔ مگر کل کو یہ تمام ھدھد اسلام کی خدمت کے لئے مسخر ہو جاویں گے ھدھد کا ذکر قرآن شریف کی سورۃ نمل میں ہے۔ اور سورۃ نمل کا تعلق پندرھویں صدی سے ہے لہٰذا پندرھویں صدی میں یہ آلات کفر و ضلال کی نسبت ایمان اور اسلام کے زیادہ خدمتگزار اور زیادہ فرمانبردار ثابت ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ

فالحمد للہ رب العالمین

وھو المستعان

پروگرام ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ برموقعہ جلسہ سالانہ

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر موجود ہوں

(۲) جماعتوں کے نام کے سامنے جو وقت درج کیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرے۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانیکے ذمہ دار ہوں گے۔

(۳) جو جماعت کسی اچانک پیش آنے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی اس کو ۲۹ دسمبر ۵۸ء کو موقع دینے کی کوشش کی جائے گی۔ یہ نہیں ہو گا کہ مقررہ پروگرام کے مطابق دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

(۴) وقت مقررہ درج کردہ پروگرام کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ امید ہے کہ انتظامی دقتوں کے پیش نظر احباب جماعت پورا تعاون فرمائیں گے۔

(۵) ملاقات روزانہ صبح ۸½ بجے اور شام کو ۶½ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہذا وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا لازمی ہے۔

(۶) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال کمزور ہے۔ اس لئے احباب پرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

(۷) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کے وقت پاس بیٹھ کر کرواتے جائیں۔ اور جب دوسری جماعت کے احباب کی ملاقات شروع ہو تو اس جماعت کے امیر یا صدر کے لئے جگہ خالی کر دیں۔

(۸) بیعت کرنے والے احباب مقررہ تاریخوں کو صبح ۸½ بجے اور شام کو ۶½ بجے سے پہلے دفتر میں تشریف لاکر اپنے نام درج کروائیں۔

۲۶ دسمبر صبح ۸½ بجے جمعہ

جماعت	وقت
جماعتہائے حیدر آباد و خیرپور ڈویژن	۱۵ منٹ
" بہاولپور ڈویژن بہاولنگر و رحیم یار خان	۱۵ "

۲۶ دسمبر شام ۶½ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن	۳۲ منٹ
" منٹگمری شہر و ضلع	۲۰ "
" گوجرانوالہ ضلع و شہر	۳۰ "
" آزاد کشمیر	۸ "
" شیخوپورہ شہر و ضلع	۲۰ "

۲۷ دسمبر صبح ۸½ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۱۲ منٹ
" ملتان شہر و ضلع	۲۰ "
" جہلم	۱۵ "

۲۷ دسمبر شام ۶½ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۵۰ منٹ
" میانوالی "	۲ "
" کیمبل پور "	۵ "
" لاہور "	۲۳ "

۲۸ دسمبر صبح ۸½ بجے اتوار

جماعت	وقت
جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۳۵ منٹ
" مظفر گڑھ "	۵ "
" ایسٹ پاکستان	۵ "

۲۸ دسمبر شام ۶½ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۰ منٹ
بیعت	۱۰ منٹ
جماعتہائے کراچی شہر و مضافات	۲۵ منٹ
" کوئٹہ ڈویژن و قلات	۱۱ "
" جھنگ "	۱۵ "

۲۹ دسمبر صبح ۹ بجے

جماعت	وقت
جماعتہائے لائلپور شہر و ضلع	۴۰ منٹ
" سرگودھا	۳۰ "
بیعت	۱۰ منٹ
جماعتہائے ہندوستان	۱۰ منٹ
" بیرونی ممالک	۵ "

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اھلاً و سھلاً و مرحبا

جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانیوالے احباب کی خدمت میں

جلسہ سالانہ ۵۸ء پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل ہدایات کو ملحوظ خاطر رکھ کر شعبہ استقبال کی اعانت فرمائیں

(۱) چلتی گاڑی سے اترنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ بلکہ جب گاڑی پلیٹ فارم پر رک جائے تب اتریں۔ اور سامان کو تیزی مگر احتیاط سے اتار دیں۔ ربوہ اسٹیشن پر اترتے وقت اپنے گنے ہوئے نگوں کو پھر دیکھ لیں۔

(۲) یہ امر ملحوظ رکھیں کہ گاڑی اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک آپ کا پورا سامان نہیں اتر جاتا۔ اگر کسی خاص ضرورت کے ماتحت گاڑی ٹھہرانا مقصود ہو تو زنجیر کھینچنے کی بجائے ریلوے یا شعبۂ استقبال کے کسی کارکن (جس کے کندھے پر شعبۂ استقبال کا بیج لگا ہو گا) کو کہہ دیں۔

(۳) گاڑی یا موٹر سے اترنے کے بعد اپنا سامان کسی محفوظ جگہ پر رکھ لیں۔ اس کے بعد کسی قلی سے سامان اٹھوائیں۔ مگر اس سے پہلے قلی کا نمبر ضرور نوٹ کر لیں یہ نہایت ضروری ہے۔

(۴) وہ مہمان جو تانگہ میں آئیں وہ تانگہ لینے سے قبل یہ تسلی کر لیں کہ آیا اس کے پاس شعبۂ استقبال کی طرف سے جاری کردہ نمبر ہے۔

(۵) ہر قلی اور تانگہ بان کے پاس شعبۂ استقبال کی طرف سے شائع کردہ اجرت نامہ ہوگا۔ اس کو دیکھ کر اجرت دیں۔

(۶) دوران سفر جو شکایت پیدا ہو وہ جلد سے جلد دفتر استقبال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

(۷) ربوہ میں کئی مقامات پر ربوہ کا نقشہ مع نشان دہی فرودگاہیں چسپاں کیا جا رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر آپ اپنے جائے قیام کو پالیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر اطلاعات دفتر اطلاعات عامہ یا دفتر استقبال سے حاصل کریں۔

(۸) اسٹیشن چھوڑنے سے قبل گیٹ پر ٹکٹ ضرور دے کر جاویں۔ اسٹیشن کی حدود کے اندر ٹکٹ کسی کو نہ دیں۔

(۹) واپسی پر سوائے کسی خاص مجبوری کے اسی شہر کا ٹکٹ لیں جہاں جانا ہے۔ درمیانی واسطہ اختیار نہ کریں۔ اگر کہیں کوئی دقت ہو تو فوراً شعبۂ استقبال سے رابطہ پیدا کریں۔

(۱۰) اپنے سفر و حضر میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ آپ نے جماعت احمدیہ کے شایان شان نظم و ضبط دکھانا ہے۔ ہر مقام پر اعلیٰ نظم و ضبط کے مظاہرہ کی آپ سے توقع کی جاتی ہے۔ ٹکٹ لیتے وقت لائنوں میں کھڑے ہوں۔ باری باری ٹکٹ لیں۔

(۱۱) جیب تراش آپ کی جیب پر ہی ڈاکہ نہیں ڈالتا۔ بلکہ آپ کی بیدار مغزی اور چوکسی کو بھی داغ دار کرتا ہے۔ پس اس بارے میں بھی ہشیار رہیں۔

(۱۲) خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے ہوئے ربوہ میں داخل ہوں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

ہمارا سہارا

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ لیکن حکم اسی کا ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

تحریک جدید نیک مقاصد کے پیش نظر شروع کی گئی۔ ہزاروں اور لاکھوں کی دعائیں عاجزیاں۔ بے قراریاں۔ اور اسلام کی فتح کے لئے قربانیاں آخر رنگ لائیں گی۔ خدا کے پیارے اور مخلص خادم کا سہارا اس قادر و توانا اور ذات اقدس پر ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور اس وقت میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین بشیر احمد خادم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

انصار اللہ کے امتحان کا نتیجہ

۱۹ اکتوبر کو قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قرآن مجید کے پارہ دوم کے نصف اول کے ترجمہ کا امتحان لیا گیا تھا۔ نتیجہ کی ایک قسط پہلے الفضل میں شائع ہو چکی ہے اور دوسری اور آخری قسط درج ذیل ہے۔

اس امتحان میں مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب اوورسیئر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ۵۰/۵۰ نمبر حاصل کر کے اول رہے ہیں۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب آف کوئٹہ ۴۹¾ نمبر حاصل کر کے دوم رہے ہیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ان ہر دو اصحاب کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔ نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

نوٹ: جن احباب کے نام اس فہرست میں درج نہیں، افسوس ہے وہ پاس نہیں ہو سکے۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نمبر شمار، نام مجلس انصار اللہ	نام امتحان دہندگان	نمبر حاصل کردہ
۱۶۔ کوئٹہ	محمد عبد الرحمٰن صاحب	۴۸½
	میاں عبد الکریم صاحب	۴۷
	ماسٹر محمد یٰسین صاحب	۴۳
	ملک غلام حسین صاحب	۲۹
	محمد افضل صاحب (خادم)	۳۹
	عبد الشکور اسلم صاحب (خادم)	۴۶
	محمد عیسیٰ جان صاحب	۴۶
	بشیر احمد صاحب سکھری	۴۱
	سید عبد الرشید صاحب	۴۶
	فیض الحق خانصاحب	۴۸
	خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب	۴۸
	چوہدری رحیم اللہ خانصاحب	۴۷
	عبد القیوم صاحب خواجہ	۴۶
	مرزا محمد صادق صاحب	۳۸
	محمد عبد الحق صاحب چھچھ	۳۷
	ماسٹر عبد الحمید خانصاحب	۴۳
	نواب الدین صاحب	۴۹
	مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگر وال	۴۶
	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۴۹¾
	محمد لطافت صاحب	۴۸
	مرزا عبد الحمید صاحب	۴۵
	خواجہ محمد شریف صاحب	۳۹
	بابو شمس الدین صاحب	۴۵
۱۷ پشاور	نثار احمد صاحب فاروقی	۴۴
	عطاء اللہ صاحب	۳۹
۱۸ جہلم	مولوی عبد الکریم صاحب	۴۱
	سید زمان شاہ صاحب	۴۷
	حکیم عبد اللہ صاحب	۴۳
	حوالدار مرزا محمد ابراہیم صاحب	۳۹
	ماسٹر شاہ ولی صاحب	۴۲
	بابو عبد الحکیم خانصاحب	۳۶
	میاں عبد الصادق صاحب	۴۵
	سید مبارک احمد شاہ صاحب	۴۰
	محمد عثمان صاحب پٹواری	۱۷
	چوہدری رحمت خانصاحب	۴۷
۱۹ راولپنڈی	فضل عظیم صاحب	۳۹
	قاضی محمد نذیر صاحب	۴۴
	نصر اللہ خانصاحب	۴۲
	محمد محمود خانصاحب	۳۶
	چوہدری عبد اللہ خانصاحب	۴۱
	قاضی عبد الغنی صاحب	۴۴
	میاں دین محمد صاحب آف کوئٹہ	۴۸
۲۰ دارالرحمت شرقی ربوہ	چوہدری فضل احمد صاحب بی اے	۴۵
	ملک حسن محمد صاحب	۳۲
۲۱ دارالصدر شرقی ربوہ	کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب	۴۸
	محمد اسمٰعیل صاحب معتبر	۳۲
	صوفی رمضان علی صاحب	۴۱
	مرزا معظم بیگ صاحب	۴۳
	مختار احمد صاحب ہاشمی	۴۸
	خواجہ عبید اللہ صاحب اوورسیئر	۵۰
	بابو فقیر علی صاحب	۳۶
	صوفی خدا بخش صاحب	۴۵
	ماسٹر حسن محمد صاحب	۴۳
	محمد بخش صاحب	۳۵
	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۴۰
	غلام محمد صاحب	۴۰
۲۳ دارالصدر جنوبی ربوہ	جمال الدین صاحب	۲۵
	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جلیل	۴۳
	قریشی فضل حق صاحب	۳۷
	عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی	۴۱
	حکیم مولوی عبد العزیز صاحب	۳۸
۲۴ دارالرحمت غربی ربوہ	محمد عبد اللہ صاحب	۳۶
	خان میر صاحب	۳۲
	حکیم سید عبد الرحمٰن صاحب	۱۸
	مرزا برکت علی صاحب	۴۵
	کیپٹن محمد سعید صاحب پنشنر رحیم	۳۲
	حاجی محمد فاضل صاحب	۴۶
	منصور احمد صاحب	۳۸
	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب	۳۰
۲۵ دارالیمن ربوہ	مستری عبد القیوم صاحب قریشی	۳۵
	محمد شفیع صاحب سکول ٹیچر	۳۰
	سردار محمد صاحب کاتب	۳۱
	صوفی حبیب اللہ صاحب	۲۵
۲۶ دارالبرکات	مرزا محمد صادق صاحب	۳۸
	ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد	۴۵
	ماسٹر غلام رسول صاحب	۳۲
	ماسٹر غلام مرتضیٰ صاحب بی ٹی آئی	۴۳
	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بنگالی	۴۲
	چوہدری غلام حسین صاحب	۴۲
۲۷ احمد نگر	مولوی ظفر محمد صاحب	۴۶
	قربان علی صاحب	۲۳
	منشی عبد الخالق صاحب	۴۲
۲۸ خانیوال	احمد دین صاحب	۲۳
	حکیم انوار حسین صاحب	۳۳
۲۹ چک ۲۵۰ ٹی الف کاہلیو ضلع مظفر گڑھ	صوفی غلام محمد صاحب	۳۳
۳۰ خوشاب ضلع سرگودھا	حافظ عبد الکریم صاحب	۴۱
	ملک شیر بہادر خانصاحب	۳۲
	محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیئر	۲۸

سفر جلسہ سالانہ براستہ وزیر آباد

وزیر آباد ایک بڑا جنکشن اسٹیشن ہے۔ کئی احباب اسی ریلوے اسٹیشن سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے سوار ہوتے ہیں انکی سہولت آرام کی خاطر انکو اطلاع دی جاتی ہے کہ براستہ وزیر آباد جلسہ سالانہ پر جانے والے احباب بخوشی ہمیں خدمت کا موقعہ دے سکتے ہیں۔ مسجد احمدیہ موتی بازار وزیر آباد بفضلہ پختہ اور آرام دہ دو منزلہ بنی ہوئی ہے اور اس میں بجلی کی روشنی اور پانی وغیرہ کا معقول انتظام ہے علاوہ ازیں جو مہمان رات کی رہائش کے لئے الگ کمرہ جات پسند فرماتے ہوں۔ جماعت وزیر آباد حتے الوسع ان کی بھی پوری پوری خدمت کرنا باعث فخر اور فضل ربی سمجھے گی۔ اسپیشل ٹرین از سیالکوٹ تا ربوہ اور دوسری ٹرینوں اور سہولتوں کے متعلق انشاء اللہ پوری پوری راہ نمائی اور واقفیت بہم پہنچا کر احباب جلسہ کے مبارک سفر کو ہر ممکن مدد پر آرام دہ بنانے کی کوشش کی جاوے گی۔ پہلے خط لکھ کر آنے والے دوستوں کیلئے انکی حسب خواہش انتظام کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

خاکسار کا پتہ احباب کو بفضلہ بآسانی مل جاوے گا کیونکہ بازار کے عین درمیان مدرسہ دیوبند و جامعہ مسجد بازار والی کے دروازہ کے بالکل ساتھ ہماری دوکان ہے جس کا نام و مقام شہر کے اکثر غیر از جماعت لوگ بھی بفضلہ بخوبی جانتے ہیں۔

یکے از ادنیٰ خادمان سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ایس ایم عبد اللہ ناگورا سیکرٹری امور عامہ ناگورا ورکس وزیر آباد

جلسہ سالانہ کے موقع پر

دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر کا پروگرام

غیر ملکی زبانیں جاننے والے احباب توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کی کم و بیش چالیس مختلف زبانوں میں تقاریر کروانے کا پروگرام ہے۔ جو احباب۔ ڈچ۔ روسی۔ سپینش۔ ترکی۔ جاپانی۔ عبرانی۔ یونانی۔ برمی۔ مرہٹی۔ تیلگو۔ ملیالم یا کوئی اور زبان جانتے ہوں اور جلسہ پر آرہے ہوں وہ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری درخواست خریداران الفرقان سے

ماہ دسمبر کا رسالہ الفرقان پانچ تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن احباب کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ صرف ان کے نام وی کئے جا رہے ہیں۔ انہیں رسالہ دو ایک روز تک میں پہنچے گا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی وی پی وصول فرمالیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

مجالس انصار اللہ اپنا بجٹ پورا کریں

مجلس انصار اللہ کا مالی سال اسی ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ بعض مجالس نے ابھی تک اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف توجہ کریں اور بقایا جات وصول کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

قائد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

چھپی ہوئی دولت کا پتہ نہ بتانے والوں کو ملک کا دشمن سمجھا جائیگا

وزیر بحالیات لفٹنٹ جنرل محمد اعظم خاں کا اعلان

راولپنڈی ۱۲ دسمبر مرکزی وزیر بحالیات لفٹنٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل یہاں کہا کہ نئی حکومت مہاجرین کی آباد کاری کے مسئلہ کو اہم ترین مسئلہ سمجھتے ہوئے اسے حل کر رہی ہے۔ وزیر نے کہا جب تک نوے لاکھ بے خانماں افراد کو رہائش کے لئے جگہ نہیں مہیا کی جاتی۔ اس وقت تک ہماری قومی زندگی استحکام سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

وزیر بحالیات کل صبح یہاں ڈویژنل اور علاقائی افسروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

وزیر بحالیات نے کہا "متروکہ املاک کا چپہ چپہ ہمارے ان بہن بھائیوں کی ملکیت ہے۔ جنہیں غیر انسانی سلوک برداشت کرنا پڑا ہے۔ ایسی املاک ہر صورت میں ان کے حوالے کی جانی چاہیئے۔ جن لوگوں نے ایسی املاک غصب کی ہیں، انہیں ان جائدادوں پر قبضہ برقرار رکھنے کا کوئی حق نہیں۔ وہ ان املاک سے دست بردار ہو جائیں۔

لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کہا نئی حکومت کی کامیابی کا انحصار اس کام پر ہے جو وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کر رہی ہے۔ یہ حکومت نعروں پر یقین نہیں رکھتی۔ اور اس کا واحد مطمح نظر یہ ہے کہ لوگ خوش اور مطمئن ہوں۔"

وزیر بحالیات نے محکمہ تعمیرات۔ بحالیات کلیمز آرگنائزیشن اور وزارت امور کشمیر کے افسروں کی ایک کانفرنس کی بھی صدارت کی۔ وزیر بحالیات نے

وزیر بحالیات نے اس کانفرنس میں بتایا کہ جو لوگ مقررہ تاریخ تک اپنی مخفی دولت کا انکشاف نہیں کریں گے انہیں ملک کا دشمن تصور کیا جائے گا۔ اور ان سے ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔

اس کانفرنس میں دیگر امور کے علاوہ متروکہ مکانات کی مرمت۔ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ دولت کا پتہ چلانے اور جموں و کشمیر کے مہاجرین کی عارضی بحالی کے مسائل پر بھی غور کیا گیا۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۳	۱۲½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵½	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور								
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½	سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)								

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا اعزاز

(بقیہ صفحہ اوّل)

منعقد ہو رہی ہے۔ اور جس کا افتتاح ڈیوک آف اڈنبرا کریں گے۔ اگر ان میں پروفیسر سلام جیسے نامور سائنسدان کو سائنسی علوم پر تحقیقی مقالے پیش کرنے کی دعوت دی جائے تو یہ امر بہت کچھ استفادے کا موجب ہو سکتا ہے۔“

(ڈان ۹ دسمبر ۱۹۵۸ء)

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو یہ اعزاز دین و دنیا ہر دو لحاظ سے مبارک کرے ان کے اقبال میں مزید ترقی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں دین اسلام اور دنیائے انسانیت کی بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

میرے بھائی امانت احمد صاحب بس کے حادثہ میں مورخہ ۵۸/۱۲/۱ کو بگووال ضلع سیالکوٹ کے قریب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے ایک بیوہ اور ایک بچہ عمر ایک سال اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

(خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے برادر عزیز میجر شریف احمد باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور کو چند یوم سے دائیں بازو میں اتنی شدید درد ہے کہ سونا بھی مشکل ہے۔ ڈاکٹروں نے اس کا باعث شکر کا غیر معمولی طور پر بڑھ جانا قرار دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز کی کامل صحت اور لمبی کامیاب اور مفید عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مشتاق احمد باجوہ

(وکیل الزراعت ربوہ)

خریداران مصباح مطلع رہیں

مورخہ ۱۰ دسمبر کو رسالہ مصباح خریداران کو بذریعہ وی پی پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ امید ہے تمام خریداران مصباح وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ جن بہنوں اور بھائیوں کو رسالہ نہ مل سکے وہ جلسہ سالانہ پر آ کر دفتر مصباح سے اپنا رسالہ حاصل کر لیں۔

(مدیرہ مصباح)